محمود مرزا جہلمی

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

میرے سامنے کسی اشتہار کی فوٹو کاپی ہے جو کسی صاحب نے میرے نام بھیجا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں نے کبھی کسی صاحب کے نام اس قسم کی کوئی ڈاک بھیجی ہو۔ مگر مرسل صاحب کوئی نہایت ہی کنگلے آدمی ہیں جو شرارت بھی مفت میں کرتے ہیں اور لفافے پر ٹکٹ لگانے کی توفیق بھی نہیں رکھتے۔ پھر اپنا نام اور پتہ بھی نہیں لکھتے گویا وہ صرف مالی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ اخلاقی اعتبار سے بھی بڑے ہی مفلس واقع ہوئے ہیں۔ میں رسالہ ''حرمین'' میں گاہے بگاہے کچھ لکھتا رہتا ہوں۔

اگر ان صاحب کو میری تحریروں پر کوئی اعتراض تھا تو وہ اخلاقی جرأت سے کام لیتے۔ علمی محاکمہ کرتے۔ میں ان کی تحریر کو رسالہ میں شائع کراتا۔ اگر وہ میری کسی علمی لغزش پر گرفت کرتے تو میں اپنی اصلاح کرتا اور انہیں دعا دیتا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان محترم کی صرف رگِ شرارت ہی پھڑکی ہے۔ اصولی طور پر تو مجھے اس اخلاقی گراوٹ اور شرارت کا کوئی جواب نہیں دینا چاہئے تھا مگر اس خیال سے جواب دے رہا ہوں کہ ان کے پیچھے جس استاد کے ہاتھ ہیں۔ اس کی علمی بے مائیگی کا پوسٹ مارٹم کروں۔ پمفلٹ کا عنوان ہے ''وہابی دیوبندی عقائد کے چند نمونے'' الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ اہل حدیث نہ تھے۔ وہ حنبلی تھے۔ اس لئے اہل حدیث ہوتے ہوئے مجھے ان کے مرقوعہ و محولہ ارشادات کی صفائی پیش کرنا واجب نہیں۔ وہ بقول ان کے مقلد تھے اور ان کے ارشادات کا جواب انہی کو دینا واجب ہے۔ ہم اہل حدیث نہ تو تقلید شخصی کے قائل ہیں اور نہ ہی الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ کے پیروکار!!! چونکہ ان کے بعض نظریات اہل حدیثوں سے ملتے ہیں۔ اس لئے برصغیر پاک و ہند کے جہلاء نے ان کے والد گرامی کے نام کی نسبت سے مسلک اہلحدیث کے علمبرداروں کو ''وہابی'' کہنا شروع کر دیا۔ چونکہ ''وہاب'' اللہ باری تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے۔ قرآن مجید میں: ﴿إنک أنت الوھاب﴾ (آل عمران) اس لئے اہل حدیث اس نسبت کو بھی اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ مگر ہم اس لئے وہابی نہیں کہ ہم شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ کے مقلد ہیں۔ جبکہ تقلید شخصی کے تو وہ بھی قائل نہیں ہیں۔

دیکھئے ہمارے اللہ بادشاہ کا کرم کہ ہمارے مخالفین نے بھی ہمیں اسی کے اسم پاک ''وہاب''

سے منسوب کیا اور انہیں ہندی، ایرانی اور غیر عربی اور غیر اسلامی آستانوں سے جوڑا۔ہم محمدی، مدنی، مکی اور اہل حدیث اور وہابی کہلائے مگر وہ گولڑوی، سیالوی، علی پوری، نقشبندی، نوشاہی، بغدادی، تونسوی کہلائے۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

اس پمفلٹ میں بہت سے حوالے دیوبندی اکابر کے دیئے گئے ہیں۔ہمیں دیوبندی اور بریلوی عقائد سے کم وبیش ایک جیسا ہی اختلاف ہے۔اس لئے مجھ ناچیز کو دیوبندی نظریات کا ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے۔ یہ دونوں مکاتب ایک فقہ کے مقلد ہیں اور ہم ان دونوں سے اظہارِ برأت کرتے ہیں۔ تاہم جن صاحب نے یہ شرارت کی ہے، ان سے استدعا ہے کہ وہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی وصایا شریف کا بھی مطالعہ فرمائیں۔انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ ان کی بوالعجیاں دیکھ کر وہ خود ہی شرمسار ہوں گے۔ میں چاہتا تو تھا کہ ''اعلیٰ حضرت'' کے کچھ ارشادات یہاں نقل کروں اور انہیں تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھاؤں مگر ... میں یہ کام دیوبندی حضرات پر چھوڑتا ہوں۔ہم شرکیہ عقائد و اعمال کی صرف نشاندہی کرتے ہیں مگر کسی کا نام لے کر اسے مشرک نہیں کہتے۔کلمہ گو کی تکفیر کو گناہ کہتے ہیں اور اس کے جان و مال کی حرمت کا پاس کرتے ہیں۔

اہل حدیث کوئی مذہب نہیں بلکہ یہ دینِ اسلام ہے۔مذاہبِ اربعہ سے ہم لاتعلق ہیں۔مذہب، فقہ سے بنتا ہے۔ہم تفقہ فی الدین کی طلب اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔مگر ہم کسی اصطلاحی فقہ کو اسلام نہیں کہتے ہیں۔میدان حشر میں ہمارے گلے میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، تونسوی، چشتی، قادری، سہروردی، مکھڈی، نظامی یا رضوی کے قلادے نہ ہوں گے۔ ہمارے ایک ہاتھ میں کلام اللہ، دوسرے ہاتھ میں حدیثِ رسول اللہؐ اور سر پر حضور اقدس ﷺ کا لوائے حمد ہوگا۔ہم بریلوی ہیں نہ دیوبندی۔

اصولی طور پر بحث کا ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ بحث انفرادی یا شخصی خیالات سے نہیں ہوتی۔ مجھے نہیں معلوم ... پر اگر کسی اہلحدیث نے حضور اقدس ﷺ ختمی مرتبت فداہ ابی وامی کا درجہ بڑے بھائی کے برابر کہا ہے تو یہ اس کا ذاتی خیال ہے۔اہلحدیث من حیث الجماعت اس سے برأت کا اعلان کرتے ہیں۔ ویسے میرے خیال میں حضور اقدسؐ کی رفعتِ شان اور علوم مقام کا تعین اس قسم کے پیمانوں سے کرنا ہی نہیں چاہئے۔ بڑے بھائی سے اگر لڑائی ہو سکتی تو اس دنیا میں ایسے بدبخت بھی ہیں جو اپنے باپوں کو قتل بھی کر دیتے ہیں۔اس لئے حضور اقدس ﷺ کا رتبہ بھائی، ماں، باپ میں سے ہر مرتبہ سے کہیں ارفع ہے۔ حدیث

رسول مقبولؐ ہے: (لا یؤمن أحد کم حتی أکون أحب إلیہ من والدہ و ولدہ و الناس أجمعین) (صحیح بخاری) ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔'' آپؐ سید البشر، امام الانبیا، خیر البشر، سید ولد آدم، سید الکونین اور سرور کائنات ﷺ ہیں۔

گستاخِ رسولؐ وہ شقی ہے جو حضور اقدس ﷺ پر اترنے والے قرآن اور آپؐ کے فرمان وحی ترجمان کو ابتدائی درجے کا علم کہتا ہے اور سالکان راہِ تصوف کے مشاہدات کو اعلیٰ درجے کا علم کہتا ہے ...

حیف ہے ایسی عقل پر اور لعنت ہے ایسی فکر پر ... جو یہ کہتی ہے کہ حضورؐ کی شریعتِ مطہرہ، جس کی صداقت پر وحی کی شہادت ہے وہ تو ابتدائی درجے کا علم ہے اور صوفیاء کا علم، جس پر ان کے ذاتی مشاہدے کی دلیل ہے، وہ اعلیٰ درجے کا علم ہے۔ کیا یہی تصوف ہے جس پر بریلویت کو بڑا ناز ہے؟ کیا یہی بریلویت ہے کہ شیخ اور پیر اس وقت بھی موجود اور آگاہ ہوتے ہیں جب زوجین خلوتِ صحیحہ میں ہوتے ہیں؟ حالانکہ یہ وہ لمحات ہیں ... جب کراماً کاتبین بھی زوجین کی نگرانی چھوڑ دیتے ہیں۔

عزیزِ من! آپ جس راہ پر چل پڑے ہیں، وہ نری تضیع اوقات ہے۔ اپنے اوقاتِ گراں مایہ اور اپنی جوانی کے سرمایہ سے کوئی مفید کام لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلکِ حقہ بریلی شریف ہمارے لئے نہ چھوڑا تھا بلکہ کتاب اللہ اور اپنی سنت مقدسہ چھوڑی تھی۔

باقی رہا دوسرا اشتہار جو 20 تراویح پر چیلنج تھا اس کے بارے میں صرف اتنا عرض ہے کہ نماز تراویح کے بارے میں ہمارے رسالہ حرمین میں وقتاً فوقتاً بڑے مدلل مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں مرکزی انجمن اہل حدیث (رجسٹرڈ) جہلم کی طرف سے حضرت العلام مولانا حافظ عبد الغفور رحمہ اللہ تعالیٰ کا مرتب کردہ اشتہار ''احکام رمضان المبارک'' عرصہ 35 برس سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ جس میں 11 رکعت نماز تراویح پر بڑی مسکت بحث ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری بیش بہا کتب اس موضوع پر موجود ہیں۔ اگر ان کو پڑھ کر بھی آپ 20 تراویح کے قائل ہیں تو پھر ہم یہی دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے تعصب کی عینک کو توڑ دے۔ آمین۔ عالم الغیب، حاضر و ناظر، حافظ و ناصر صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے اوصافِ الوہیت، رسول اللہؐ میں نہیں ڈالتے۔ لیکن ہم اس ضمن میں وہ الفاظ استعمال نہیں کرتے جو پمفلٹ میں برتے گئے ہیں۔ یہ اہل حدیث حضرات کی زبان نہیں ہے۔ لہذا ہم ان کی جوابدہی کے مکلف نہ ہیں۔

والسلام : محمود مرزا جہلمی